بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۷۲ | سوموار ۱۶ شعبان ۱۴۰۳ھ ۳۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۳۰ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جلسۂ یومِ خلافت کا انعقاد

اسلامی طرزِ حیات اور ترقی کیلئے خلیفۂ وقت کا بابرکت وجود ناگزیر ہے

نظامِ خلافت کی اہمیت، عظمت اور برکات کے بارے میں جماعتِ احمدیہ کے جید علماء کرام کی تقاریر

ربوہ ۲۸ ہجرت/مئی۔ آج مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسۂ یومِ خلافت مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ کی بڑی تعداد جماعت کے جید علماء کرام کی تقاریر سننے کے لئے جمع تھی۔ اس جلسہ کی صدارت محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔ جملہ علماء کرام نے اپنے خطابات میں خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور قدرت ثانیہ کے اس نظام کا پس منظر احباب پر واضح کیا۔ مقررین نے بتایا کہ اسلام کی ترقی کے لئے خلافت کا وجود ناگزیر ہے۔ اسی ذریعہ سے اسلام نے ماضی میں عظمت حاصل کی اور اسی ذریعہ سے حال میں بھی قوت و طاقت حاصل کرے گا۔ جن علماء کرام نے جلسہ سے خطاب کیا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر۔ محترم مولانا نور احمد منیر صاحب۔ محترم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب۔

جلسہ کا آغاز ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمود احمد شاہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد رفیق صاحب نے حضرت مصلح موعود کا عارفانہ منظوم کلام

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں

ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر کے لئے محترم مولانا بشارت احمد بشیر صاحب تشریف لائے۔ ان کا موضوع تھا "پیشگوئی قدرت ثانیہ کا پس منظر" انہوں نے کہا کہ انبیاء محض تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ انبیاء کے پیغام کی نشو و نما اور وسیع پیمانہ پر اشاعت خلافت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ آنحضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کوئی نبوت ایسی نہیں جس کے بعد خلافت نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح انبیاء کا انتخاب خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اگرچہ مومنین کی جماعت اسے منتخب کرتی ہے لیکن خدائی تصرف کے ماتحت ان کی نگاہ انتخاب اسی مقدس وجود پر پڑتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا اپنا منتخب کردہ ہوتا ہے۔ فاضل مقرر نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے پس منظر کا ذکر کیا اور بتایا کہ قدرت ثانیہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔

بعد ازاں مکرم سید حبیب احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کی نظم

تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے

ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد دوسرے مقرر محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر تشریف لائے ان کا موضوع تھا خلافت کی اہمیت اور ضرورت مقرر نے خلافت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے قرآنی پیشگوئی و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کا ذکر کرتے ہوئے استنباط کیا کہ اس میں ایک ایسی جماعت کے قیام کا ذکر ہے جو خلافت پر قائم رہ کر دینی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج

باقی صفحہ پر

۵۔ مجلس انصار اللہ عالمگیر کا مرکزی سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۳ء کے انعقاد کیلئے ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اکتوبر ۸۳ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

سابقہ روایات کے مطابق ہمارا یہ روحانی اجتماع انشاء اللہ خالص دینی ماحول میں منعقد ہوگا۔ جس میں علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ تقاریر فرمائیں گے علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار اپنے انفاس قدسیہ سے اس اجتماع کو برکت بخشیں گے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے اس اجتماع کو ظاہری و باطنی برکتوں سے بھر دے اس اجتماع میں شریک ہونیوالوں کو ہر قسم کی خیر و برکت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

ناظمین کرام اور جملہ زعماء انصار اللہ ابھی سے احباب میں تحریک فرمادیں تا جملہ مجالس اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ "چاہیے ایک مجلس سے ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور"

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۹ ہجرت/مئی:۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت متلی اور سر درد کی وجہ سے چند دن سے زیادہ ناساز ہے"۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کی صحت اور مکمل شفایابی کے لیے درد دل سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ کو جملہ عوارض سے نجات دے۔ آمین۔

ربوہ ۲۷ ہجرت/مئی۔ آج یہاں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ انبیاء کی متعدد آیات کی تلاوت کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش آنے والا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آیاتِ قرآنی سے اس امر کو واضح فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کو توڑنے کے ضمن میں اپنی قوم کو ایسا مسکت جواب دیا کہ وہ لاجواب ہوئے بغیر نہ رہے۔ اس تعلق میں مخالفین اسلام کے اٹھائے ہوئے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قطعاً کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ بلکہ انہوں نے جو کہا قرآنی فصاحت و بلاغت کے ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امر واقعہ کا اظہار بھی ہے۔ اور کوئی جھوٹ بھی نہیں۔

حضور نے فرمایا اس کے نتیجہ میں جب مخالفین لاجواب ہوئے تو وہ ڈھیٹ ہوگئے اور انہوں نے آپ کے دلائل سننے کی بجائے آپ کو آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا لیکن اللہ کی تقدیر سے وہ آگ حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی کردی گئی۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ان باتوں کی اپنے تجربہ کی رو سے شاہد ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں بارہا مخالفت کی آگ بھڑکائی گئی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس آگ کو بجھا دیا۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ جس کا مقابلہ دنیا کی تمام ناقرآن قوموں سے ہے کے خلاف جب بھی آگ بھڑکائی جائیگی ہمیشہ اس پر آگ ٹھنڈی کی جائیگی یہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ دنیا کی سب قومیں مل کر بھی اسکو بدل نہیں سکتیں۔ حضور نے فرمایا اس کے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرو۔ تاکہ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہمارے لئے اپنی غیرت کے مظاہرے کرتا رہے۔ آمین

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۱۲۵ء۰۰	روپے
ششماہی	۶۴ء۰۰	"
سہ ماہی	۳۳ء۰۰	"
خطبہ نمبر سالانہ	۳۵ء۰۰	"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ شعبان ۱۴۰۳ھ

۳۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں صبر سے کام لینا ضروری ہے

اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اُس نے صبر کو مومنوں کے ایک مستقل وصف کے طور پر پیش کیا ہے۔ مراد یہ کہ ہر صورت اور ہر حال میں وہ صبر سے کام لیتے اور صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ وہ مشکلات و مصائب کے وارد ہوتے ہی اپنے صابر ہونے کا ثبوت نہیں دیتے بلکہ خوشحالی اور راحت و آرام کے زمانہ میں بھی وہ ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جس سے ان کا صابر و شاکر ہونا اظہر من الشمس ہوئے بغیر نہیں رہتا گویا اسلام کی رو سے صبر ایک ایسا بنیادی وصف ہے جس سے مومن مستقل اور دائمی طور پر متصف ہوتے ہیں۔ مشکلات و مصائب کا دور ہو یا راحت و آرام اور آسائش کا زمانہ وہ دونوں حالتوں میں صبر سے کام لیتے ہیں اور اپنے صابر و شاکر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کے افعال میں ایسا توازن پیدا ہوتا ہے کہ جو انہیں افراط و تفریط کی راہوں سے بچا کر راہِ اعتدال پر گامزن رکھتا ہے اور اس طرح ان کے وجود کو باطنی حسن سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مشکلات و مصائب کے دوران ہی نہیں بلکہ خوشحالی اور راحت کے زمانہ میں بھی صبر سے کام لینے کی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ حقیقی مومن دونوں حالتوں میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کے اس بنیادی وصف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

(ھود آیات ۱۰ تا ۱۲)

اگر ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور پھر اپنی وہ نعمت اس سے واپس لے لیتے ہیں تو وہ بالکل مایوس ہو جاتا ہے اور کفرانِ نعمت کرنے لگتا ہے۔ اور اگر ہم اسے اس کی تکلیف کے بعد اپنی نعمت سے نوازتے ہیں تو وہ اتراتا اور شیخی بگھارتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ میری سب تکالیف دور ہو گئیں (یعنی میرے لئے اب عیش ہی عیش ہے) لیکن اُن لوگوں کا حال جدا ہے جو صبر کرتے ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مومن عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں صبر سے کام لیتے اور اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں۔ فراخی اور خوشحالی کے زمانہ میں صبر سے کام لینے سے مراد یہ ہے کہ مومن ضبطِ نفس سے کام لے کر نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچتے ہیں۔ وہ خوشحالی کو اپنے اوپر مسلّط نہیں ہونے دیتے بلکہ اسے پہلے سے بھی بڑھ کر اعمالِ صالحہ بجالانے کا ذریعہ بناتے ہیں اور اس طرح نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور وہ خوشحالی ان کے لئے آخرت سنوارنے کا وسیلہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو صرف بقدرِ ضرورت اپنے استعمال میں لاتے ہیں اور بقیہ مال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس طرح اجرِ کبیر کے وارث قرار پاتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود (خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ) نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے خوشحالی میں صبر کے اس مظاہرہ کی ان الفاظ میں وضاحت فرمائی ہے:۔

"وہ (یعنی حقیقی مومن) غم اور خوشی کو اپنے نفس پر غالب نہیں آنے دیتے۔ بلکہ غم اور خوشی کو خود اپنے تابع رکھتے ہیں۔ جب غم آتا ہے تو بجائے گھبرانے اور مایوس ہونے کے صبر سے کام لیتے ہیں اور بہادری سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور مخالف اسباب کو دور کرنے کے لئے ہمت سے کوشش کرتے ہیں اور جب خوشی کے ایام آتے ہیں تو بجائے فخر کرنے اور اترانے کے وہ ان نعمتوں کے ذریعہ جو ان کو ملتی ہیں نیکی اور تقویٰ میں اور بھی ترقی کر جاتے ہیں اور نیک اعمال کے ذریعہ سے ان نعمتوں سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ میں مومن کی صحیح جزا بتائی ہے چونکہ مومن تکالیف پر صبر سے کام لیتا ہے۔ تکالیف غلطیوں یا بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں پہنچتی ہیں۔ اس لئے اس کے صبر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ غلطیوں کو معاف کرتا یا اس کی بشری کمزوریوں پر پردہ ڈالتا ہے اور چونکہ مومن نعمت کے حصول پر اتراتا نہیں بلکہ (ضبطِ نفس سے کام لے کر) ان نعمتوں کو نیکی میں ترقی کا ذریعہ بناتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اسے اجرِ کبیر دے کر اپنے فضلوں میں زیادتی کرتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۵۲)

الغرض صبر مومنوں کی ایک دائمی صفت ہے وہ عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ عُسر کی حالت میں وہ تکالیف پر گھبرانے کی بجائے ان پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں اور یُسر کی حالت میں وہ ضبطِ نفس سے کام لے کر خوشحالی کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے اور اس طرح نیکی اور تقویٰ میں ترقی کر کے اجرِ کبیر کے وارث قرار پاتے ہیں۔

ہم خدا کی اماں میں رہتے ہیں

جو ترے آستاں میں رہتے ہیں
در حقیقت جناں میں رہتے ہیں

ہم فقیروں پہ بھی نگاہِ کرم
ہم بھی تیرے جہاں میں رہتے ہیں

تشنگی ہے کہ بڑھتی جاتی ہے
یوں تو آبِ رواں میں رہتے ہیں

جام لے کر بھی بعض متوالے
محوِ پیرِ مغاں میں رہتے ہیں

مہر تو وقت پر نکلتا ہے
لوگ خوابِ گراں میں رہتے ہیں

خوف کیا ہے ہمیں زمانے کا
ہم خدا کی اماں میں رہتے ہیں

یوں ہی نغمہ سرا نہیں بلبل
پھول کچھ گلستاں میں رہتے ہیں

یاد رکھنا ہمیں دعاؤں میں
آپ دارُالاماں میں رہتے ہیں

عرش ان سے کچھ ایسا دور نہیں
یہ بشرؔ آسماں میں رہتے ہیں

سب مبشرؔ ہیں آدمی لیکن
اپنے اپنے مکاں میں رہتے ہیں

مبشر احمد راجیکی
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم و آخری

جماعتِ احمدیہ میں خلافت کی عظمت اور طریق انتخاب

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد
قلعہ صوبا سنگھ
ضلع سیالکوٹ

خلافتِ رابعہ کے انتخاب کے پس پردہ خدائی قدرت کا ہاتھ کارفرما تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جن کا ایک آسمانی خطاب المصلح الموعود بھی ہے۔ اور جن کو خدا تعالیٰ نے علومِ ظاہری و باطنی سے پر فرمایا تھا انہوں نے "مجلسِ انتخابِ خلافت" کی تشکیل جن اصول و ضوابط کے مطابق فرمائی حق یہ ہے کہ ان میں بعض وہ اصول و ضوابط بھی نمایاں ہیں جن کے مطابق صحابہ کرام نے خلفاءِ راشدین کا انتخاب فرمایا تھا اور پھر ان میں ان اصول و ضوابط کی جھلک بھی موجود ہے جن کی بناء پر جماعت احمدیہ کے خلیفۂ اوّل اور خلیفۂ ثانی کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ اس لئے یہ ناممکن تھا کہ ان اصول و ضوابط کی موجودگی میں "خلیفۃ المسیح" کا انتخاب کیا جائے اور ایک مومن بالخلافت اس کا انکار کر دے۔ اس لئے حضور نے ایسے شخص کو واشگاف لفظوں میں باغی قرار دیا اور آئندہ کے لئے جماعت کو ہوشیار رہنے کے لئے ڈنکے کی چوٹ اعلان فرمایا کہ:۔

"ابھی مارے ہوئے سانپ کی دم ہل رہی ہے پس اس کو مایوس کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ یہ نہ رکھا جائے کہ ملتان اور کراچی اور حیدر آباد اور کوئٹہ اور پشاور سب جگہ کے نمائندے جو پانچ سو کی تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں وہ آئیں تو انتخاب ہو بلکہ ناظروں اور وکیلوں اور مقررہ اشخاص کے مشورہ کے ساتھ اگر وہ حاضر ہوں خلیفہ کا انتخاب ہو گا جس کے بعد جماعت میں اعلان کر دیا جائے گا اور جماعت اس شخص کی بیعت کرے گی۔ اس طرح وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ وہ ایسا مومنوں کے ہاتھ سے کرتا ہے"
(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۹، ۲۰)

پس ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے "مجلس انتخاب خلافت" کے انتخاب کو خدا کا انتخاب قرار دیا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود آیۂ استخلاف میں خلیفے بنانا اپنا کام قرار دیا ہے اور پھر حضور نے "خلافت حقہ اسلامیہ" کے صفحہ ۲۲، ۲۳ اور صفحہ ۳۱، ۳۲ پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ آپ نے مجلس انتخاب خلافت کو تشکیل دے کر جس طریق انتخاب کو رواج دینا چاہا ہے صحابہ کرام سے لے کر ہمارے زمانے تک کے تمام علماء امت اور فقہاء اسلام نے اس طریق انتخاب کو صحیح اور درست قرار دیا ہے اس لئے ایک بار پھر آپ نے فیصلہ کن انداز میں یہ بھی اعلان فرمایا ہے کہ:۔

"صحابہ، احادیث رسولؐ اور فقہاء امت اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت مسلمانوں کے اتفاق سے ہوتی ہے مگر یہ نہیں کہ ہر ایک مسلمان کے اتفاق سے بلکہ اُن مسلمانوں کے اتفاق سے جو مسلمانوں میں بڑا عہدہ رکھتے ہوں یا رسوخ رکھتے ہوں۔ اگر ان لوگوں کے سوا چند اوباش مل کر کسی کی بیعت کر لیں تو نہ وہ لوگ مبایع کہلائیں گے اور نہ جس کی بیعت کی گئی خلیفہ کہلائے گا۔"
(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۳۲)

میں یہاں یہ عرض کر دوں کہ بے شک حضور نے مجلس انتخابِ خلافت کا اعلان کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ:۔

"میں نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے جو عیسائی طریقۂ انتخاب پر غور کرے گی۔ کیونکہ قرآن شریف نے فرمایا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت یستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم
(النور ع ۱۳)
جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا اسی طرح تم کو (بھی خلیفہ ناقل) بنائے گا۔ سو میں نے کہا کہ عیسائی جس طرح انتخاب کرتے ہیں اس کو بھی معلوم کرو۔"
(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۲۱، ۲۲)

اور یقیناً اس ارشاد میں یہ گنجائش موجود تھی کہ حضور اس کمیٹی کی رپورٹ پر ان اصول و ضوابط میں کچھ ردّ و بدل کریں جس کی مزید اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ نے آگے چل کر یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ

"جب تک شوریٰ میں معاملہ پیش ہونے کے بعد میں کوئی اور فیصلہ نہ کروں اوپر کا فیصلہ جاری رہے گا۔"
(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۲۷)

مگر واقعات گواہ ہیں کہ حضور اس اعلان کے بعد نو سال تک زندہ رہے۔ مگر نہ حضور نے خود اور نہ جماعت احمدیہ کے کسی فرد نے ان میں ردّ و بدل کے لئے مجلس شوریٰ میں کوئی تجویز پیش کی بلکہ آپ کی وفات کے بعد انہی کے مطابق خلیفۂ ثالث کا انتخاب عمل میں آیا۔ مگر کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ اس کے بعد بھی خلیفۂ ثالث کے سترہ سالہ دورِ خلافت میں بھی کسی نے اس بارے میں کوئی سوال نہ اٹھایا۔ جو اس امر کا زبردست ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کے کل افراد اور اس کے ہر دو عظیم الشان خلفاء کے نزدیک یہ اصول و ضوابط بالکل درست اور صحیح تھے

پھر ان اصول و ضوابط کی صحت و درستی کے بارے میں یہ بھی قابلِ غور بات ہے کہ جہاں حضور نے ان کے مطابق منتخب ہونے والے خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرنے والے کو "باغی" قرار دیا ہے وہاں ان کے مطابق چنے جانے والے ہر خلیفہ کو یہ "بشارت" بھی دی ہے۔ فرمایا:۔

"جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو گا۔ اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہو گا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا۔ اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ اس لئے کھڑا ہو گا کہ.... وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو پورا کرے (ناقل) ..... اس لئے اسے ڈرنا نہیں چاہیئے"
(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۷)

خصوصاً آپ نے خلافت ثالثہ کے منصب پر کھڑا ہونے والے مردِ عظیم کو یہ بشارت دی فرمایا۔

"میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفۂ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو..... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکریں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی جماعت احمدیہ کو خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی۔ اور دنیا میں کسی شریر کو جو خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔"
(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۸)

زمانہ گواہ ہے اور چشمِ فلک یہ دیکھ چکی ہے کہ جب ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو گئے تو حضور کی مقرر کی ہوئی "مجلس انتخابِ خلافت" نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفۂ ثالث چنا جن کے سترہ سالہ عہدِ خلافت میں ہم نے وہ سب کچھ اپنی نظروں سے دیکھا اور کانوں سے سنا جس کی پہلے سے خدا کے پیاروں نے خبر دے رکھی تھی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو طاقت اور اقتدار کے گھمنڈ میں جماعت کے ہاتھوں میں کشکول پکڑوانے کے خواب دیکھ رہے تھے اور لوح جہاں سے خلافتِ احمدیہ کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کے منصوبے بروئے کار لا رہے تھے۔ وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے پر وہ خود کا سر گرائی لے کر دوسروں کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور ہوئے اور آج وہ خود دنیا سے مر مٹے ہیں مگر وہ جماعت احمدیہ اور خلافت ثالثہ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے۔ پس خدا کی یہ فعلی شہادت بتاتی ہے کہ مجلس انتخاب خلافت نے خلیفہ ثالث کا جو انتخاب کیا تھا۔ وہی درست اور صحیح انتخاب تھا اور اس کے پس پردہ خدا تعالیٰ کی زبردست قدرت اپنا جلوہ دکھا رہی تھی۔

اور پھر حضرت خلیفہ رابع کے انتخاب کا دلگداز منظر اب بھی نگاہوں میں ان ہزاروں تڑپتے بلبلاتے انسانوں کا وہ امنڈتا ہوا سیلاب موجزن ہے جو مسجد مبارک کے سامنے تپتی زمین چلچلاتی دھوپ اور جھلستی لُو میں کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے ہٹتا تھا۔ ہاں ہاں! ان سوگوار انسانوں کا سیلاب۔ جن کی سسکیاں دبانے کے باوجود ابھرتی تھیں اور آنسو روکنے پر بارش بنتے تھے اور چیخیں آہوں اور کراہٹوں میں بدل جاتی تھیں ہاں! تو یہی وہ سوگوار انسان تھے جو رات بھر یہاں اور وہاں ربوہ کی اداس اور غمگین فضاء میں ننگی زمین پر کبھی لیٹتے اور کبھی بیٹھتے۔ آسمان کے ملگجے شامیانے میں جھلملاتے ستاروں کی لو میں اس آفتاب خلافت کے طلوع کے لئے رو رو کر دعائیں کر رہے تھے جو سپین کے افق سے اپنے نور ہدایت کو لے کر ابھرے اور تمام ظلمتکدہ یورپ کو اسلامی روشنی سے بقعۂ نور بنا دے۔

چنانچہ میں نے یہاں یہ نظارہ بھی دیکھا کہ جونہی مسجد مبارک کے اندر سے یہ آواز آئی کہ دوست بکثرت درود شریف پڑھیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کریں تو انسانوں کا یہ رکا ہوا سیلاب ایک دفعہ پھر متلاطم ہو گیا اور یہ وہ سوز و غم میں ڈوبا ہوا وقت تھا۔ جب ہر انسان خود کو بھول چکا تھا۔ ایک محویت تھی جو سب پر طاری تھی اور اس محویت میں میں نے دیکھا اور محسوس کیا کہ جب بھی غمگین انسانوں کی زبانوں سے "لا الہ" کے بعد "الا اللہ" کی صدا نکلتی تھی تو وہ اس جذب و کرب میں ڈوب کر نکلتی تھی کہ یوں نظر آتا تھا کہ سب یہ پکار رہے ہیں کہ اے خدا! اب دنیا میں ہمارا کوئی بھی نہیں۔ ہاں ہاں! تو ہی ہے۔ جو ہمارا مقصود و مطلوب ہے۔ پس تو ہی ہماری مدد فرما۔

اور یہ وہ وقت تھا جو جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی نازک وقت تھا جب ہر انسان رو رہا تھا اور کراہ رہا تھا کہ خدا کا فضل شامل حال ہوا اور چند منٹوں میں ہی یہ مژدۂ جانفزا سننے میں آگیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو خلیفۂ رابع چن لیا گیا ہے۔ پھر کیا تھا؟ سب انسان خوشی میں اچھل پڑے اور ربوہ کی اداس اور غمگین فضاء ایک بار پھر نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ اسلام۔ زندہ باد۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی کہ اتنے میں پھر مسجد سے آواز آئی کہ دوست اندر آجائیں کہ انسانوں کا یہ سیلاب واقعی طوفانی سیلاب کی طرح ابھرا اور امڈا۔ اور آگے کی طرف زور سے بڑھا۔ مگر میں نے اس وقت بھی "جوش میں ہوش" کا ایمان افروز منظر دیکھا۔

بے شک اس وقت ہر انسان عشق کی دیوانگی میں بھاگ رہا تھا اور دائمی جنت سارے وہ تھے جو جوش دیوانگی میں مسجد کی دیواروں کو پھلانگ کر اندر چلے گئے اور اپنے آقا کے قدموں میں جا کر بیٹھ گئے۔ مگر کیا مجال؟ جو کسی کے پاؤں کچلنے یا کسی کے مسلنے کی واردات کی خبر ملی ہو۔ پس یہ وہ جماعت احمدیہ کے دیوانے تھے جن کو کسی ذات سے نہیں بلکہ خلافت سے محبت تھی ہاں! تو یہی وہ دیوانے تھے جن کی بابت میرے آقا نے کہا تھا کہ:۔

"جماعت احمدیہ کو خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے بھی اور پیچھے بھی لڑے گی اور دنیا میں کسی شریر کو جو خلافت کے خلاف ہو خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔" (خلافت حقہ اسلامیہ ص۱۸)

۔ اور میں نے دیکھا کہ واقعی ایک لاکھ انسانوں میں ایک بھی ایسا انسان نہ تھا جو بیعت خلافت سے محروم رہا ہو بلکہ ہر شخص اپنے خلیفہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیقرار اور اس کی آواز سننے کے لئے بے تاب تھا۔

اور یقیناً ہر احمدی کی یہی وہ بیتابی اور بیقراری ہے جس کا آج تک چشم عالم مشاہدہ کرتی آتی ہے۔ چنانچہ جماعت ہائے احمدیہ کے وہ ریزولیوشنز اور قراردادیں جو ایک مدت تک روزنامہ الفضل میں چھپتی رہیں۔ جن میں زخمی دلوں اور سوگوار ہاتھوں سے لکھنے والوں نے خلیفۂ رابع سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ ان کی دیوانگی میں بھی وارفتگی اور فریفتگی کا رنگ نمایاں ہے۔ اور وہ سب کچھ اپنا خلافت پر قربان کرنے کو تیار ہیں۔

پس تمام جماعت احمدیہ کا خلافت رابعہ کے گرد پروانوں کی طرح منڈلانا اور دیوانوں کی طرح آپ کی محبت میں مر مٹنے اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہنا اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ آپ خدا کے سچے خلیفہ ہیں اور آپ کے انتخاب کے پس پردہ خدائی قدرت کا ہاتھ جلوہ نما تھا۔

پھر اگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے طریق انتخاب کو بھی نظر میں رکھ لیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ خلافت رابعہ کے پس پردہ ضرور خدا تعالیٰ کی قدرت جلوہ نما تھی۔ کیونکہ اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود (علیہ تحیتہ والسلام) کی اولاد میں سے صرف ایک بیٹی حضرت صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اطال اللہ بقاءھا زندہ ہیں اور انہوں نے جس بشاشت اور والہانہ عقیدت سے خلافت رابعہ کی بیعت کی ہے۔ حضور اس کا خود ایک خطبۂ جمعہ میں اظہار فرما چکے ہیں۔

پھر تمام صدر انجمن احمدیہ کے ممبران بلکہ مجلس انتخاب خلافت کے تمام ارکان نے بخندہ پیشانی جذبۂ ایمانی سے بیعت کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے تینوں فرزندوں اور تمام اہل خانہ نے کمال محبت اور عقیدت سے بیعت کی اور پھر وہ تمام احباب جو پاکستانی جماعتوں سے ربوہ پہنچے تھے اور جن کی تعداد ایک لاکھ تھی وہ سب بیعت سے مشرف ہوئے اور ان سب کے بعد اندرون پاکستان اور بیرونی ممالک سے تحریری بیعتوں کا ایک تانتا بندھا رہا جو اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ خلیفۂ رابع خدا کے سچے خلیفہ ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ تمام احباب دیوانہ وار پروانوں کی طرح اس شمع خلافت پر مر مٹنے کو امڈ آتے۔

پھر خلافت رابعہ کے انتخاب کے پس پردہ ہمیں اس لئے بھی خدا کی قدرت کا ہاتھ کارفرما نظر آتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رحمہ اللہ علیہ) نے خود اپنی خلافت کی صداقت کے ثبوت میں اس امر کو پیش فرمایا تھا کہ سچے خلیفے کی صداقت کو دوسروں پر عیاں کرنے کے لئے خدا خود ان کو سچے خواب دکھلاتا ہے اور ان پر ان کی سچائی کو آشکارا کرتا ہے۔ "خلافت حقہ اسلامیہ" میں حضورؓ نے احباب جماعت کے متعدد خواب بیان فرمائے۔ جن میں انہیں خلافت ثانیہ کے قیام کی بشارت دی گئی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رحمہ اللہ علیہ) نے اپنے اس ارشاد میں جس اصل کو اپنی سچائی کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے۔ اس کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے۔ پھر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس (رحمہ اللہ علیہ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (نور اللہ مرقدہ) کی خلافت کے حق میں "بشارات ربانیہ" کتابچہ میں پچاس بزرگوں کے رویاء و کشوف کو پیش فرمایا ہے۔ حق یہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے "مبشرات فی الحیوۃ الدنیا" کہہ کر رویاء و کشوف کو اپنے پیاروں کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ "نظارت اصلاح و ارشاد" کے توسط سے کئی خواب الہام اور کشوف الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ جو اس امر کا زبردست ثبوت ہیں کہ خلافت رابعہ کے انتخاب کے پس پردہ خدا کی قدرت کا ہاتھ جلوہ نما تھا۔

پھر یہ بھی ایک بات ہے کہ حضور نے بڑی وضاحت سے یہ فرما دیا تھا کہ اگر جماعت میں کوئی خلاف قاعدہ خلیفہ بن جائے گا تو اس کے جھوٹ کا یہی کافی ثبوت ہے کہ جماعت اس سے تعاون نہ کرے گی اور نہ ہی اس کو کوئی آمدن ہوگی اور نہ وہ دین کا کوئی کام کر سکے گا اس لئے خود بخود ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس کے برعکس سچے خلیفہ کے پاس جماعت جوق در جوق دوڑتی ہوئی آئے گی اور اس کی بیعت کرے گی اور اس کے قدموں میں بے تحاشہ جان و مال نچھاور کرے گی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر تم لوگ ایک شخص کو دیکھو کہ وہ خلاف قانون خلیفہ بن گیا ہے اور خدا اس کے ساتھ نہ ہو تو آپ ہی اس کو نہ آمدن ہوگی نہ کام کر سکے گا۔ ختم ہو جائے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ چیز اپنے اختیار میں رکھی ہے ..... اگر صحیح انتخاب نہیں ہوگا تو تم لوگ کہو گے کہ ہم تو نہیں مانتے۔ جو انتخاب کا صحیح طریق مقرر ہوا تھا اس پر عمل نہیں ہوا۔ تو پھر وہ آپ ہی ہٹ جائے گا اور اگر خدا نے اسے خلیفہ بنایا تو تم فوراً اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاؤ گے جس طرح ۱۴ سو میں رائے بدلنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اور جوق در جوق دوڑتے ہوئے اس کے پاس آؤ گے اور اس کی بیعتیں کرو گے۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ ص۲۰)

پس جماعت احمدیہ کا خلیفۂ رابع کے حضور میں جوق در جوق دیوانہ وار دوڑتے آنا اور بیعتیں کرنا اور ان کے حضور میں جان و مال کا نذرانہ پیش کرنا اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کے انتخاب کے پس پردہ خدائی قدرت کا ہاتھ کارفرما تھا۔ ہماری سابقہ تاریخ گواہ ہے کہ مخالفت ہمیشہ اس شجرہ طیبہ کے لئے کھاد کا کام دیتی رہی ہے اور اب کی دفعہ تو ہمیں پہلے سے ہی خدا نے اپنے مامور کی وساطت سے یہ حکم دے رکھا ہے ۔ "یا علی وعم و اصھارھم و زراعتھم" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱۹، ۲۲۰)

اے علی! ان کو چھوڑ دے اور ان کے عزیزوں کو بھی نظر انداز کر دے اور ان کی کھیتی سے منہ پھیر لے۔

حاصل مطالعہ

علمی تحقیق کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک سے اہل علم حضرات کو خدمت دین کا زریں موقع فراہم ہوا ہے۔ بہت سے احباب از خود اپنی زیر مطالعہ کتب میں سے اسلامی تعلیمات پر اہل مغرب کے اعتراضات و کالت تصنیف کو بھجوا رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

آپ بھی مطالعہ کے دوران ایسے اعتراضات کی نشاندہی فرما کر خدمت دین کے علمی مجاہدہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکھی اور مچھر سے بچاؤ کے طریق

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد۔ ربوہ

ان دنوں آپ اکثر سنتے ہوں گے بلکہ دیکھتے ہوں گے کہ فلاں شخص ٹائیفائیڈ یا ملیریا بخار میں مبتلا ہے یا فلاں کو ہیضہ ہو گیا ہے اس کے علاوہ بہت سے لوگ پیٹ یا آنتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ جہاں یہ بیماریاں انسان کو جسمانی اور ذہنی لحاظ سے کمزور کر دیتی ہیں وہاں پریشانی اور تکلیف کا بھی موجب بنتی ہیں اور علاج معالجہ کیلئے بھی کافی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اگر انسان ان سے بچاؤ کیلئے پیشگی احتیاطی تدابیر اختیار کرے تو اس پریشانی اور کوفت سے بچ سکتا ہے

مکھی اور مچھر

مکھی اور مچھر دو ایسے کیڑے ہیں جو انسانی صحت کیلئے بہت نقصان دہ ہیں۔ مکھی گندگی میں پلتی ہے اور گندے جراثیم لا کر ہمارے کھانے پینے کی اشیاء میں ملا دیتی ہے جس سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ مکھی کی نسل اس کثرت کے ساتھ بڑھتی ہے کہ آپ جان کر حیران ہوں گے کہ ایک مکھی تقریباً دو صد انڈے دیتی ہے اور ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ان انڈوں سے مکھی کے لاروے (LARVA) نکل آتے ہیں اور اس موسم میں قریباً ۹ دن کے اندر اندر ایک مکھی سے تقریباً دو صد مکھی پیدا ہو جاتی ہے۔ گندگی کے ڈھیر میں اگر مکھی کو ۲۴ گھنٹے مل جاویں۔ تو انڈے دے دیتی ہے اور اسکی افزائش نسل شروع ہو جاتی ہے۔ اور آپ یہ جان کر مزید حیران ہوں گے کہ نسبتاً صاف علاقہ میں پائی جانیوالی مکھی کے جسم پر تقریباً ۱۳۰۰۰ جراثیم اور گندے علاقہ میں پائی جانے والی مکھی کے جسم پر تقریباً دس لاکھ کے قریب جراثیم ہوتے ہیں۔ اس طرح مچھر جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے مثلاً گندی نالیوں اور جوہڑوں وغیرہ میں پرورش پاتا ہے۔ پانی کو اگر جمع نہ ہونے دیا جائے تو مچھر کی افزائش نسل میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اسی طرح مچھر کی مادہ بھی تقریباً ۲۵۰ سے لیکر ۵۰۰ تک انڈے دیتی ہے اور سات دن سے لیکر ۱۰ دن تک ان انڈوں میں سے مچھر تیار ہو کر نکل جاتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر

چند تدابیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں اگر آپ ان تجاویز پر اپنے گھر اور ماحول میں عمل کریں تو کافی حد تک ان نقصانات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۱۔ اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں مکھی کے ذریعہ پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچنے کا یہ بنیادی اصول ہے کہ اپنے گھر میں نہ تو مکھی کو گند اور کوڑا کرکٹ پر بیٹھنے دیں اور نہ اسکی رسائی کھانے پینے کی چیزوں پر ہو سکے کیونکہ مکھی گند سے جراثیم اٹھا کر آپ کے کھانے پینے کی اشیاء میں ملا دیتی ہیں اس مقصد کیلئے آپ گھر کو صاف ستھرا رکھیں اور گھر میں کوڑا کرکٹ ڈالنے کیلئے ایک بڑا ڈبہ یا کنستر وغیرہ گھر کے ایک کونہ میں رکھیں جس کے اوپر ڈھکنا لگا ہو دن بھر کا کوڑا کرکٹ اور گند وغیرہ اس میں ڈالتے جائیں اور روزانہ اس ڈبہ سے گند کو محلہ کے مقرر کردہ فلتھ ڈپو FILTH DEPOT میں ڈلوا دیں جن گھروں میں فلش لیٹرین نہیں ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ گند یعنی فضلے وغیرہ کے اوپر ریت مٹی یا چونا وغیرہ ڈال دیا کریں اسطرح کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ بہتر ہوگا اگر باورچی خانہ اور کھانے کے کمروں کو جالی وغیرہ لگوالی جائے تاکہ مکھی سے بچاؤ بہتر طور پر ہو سکے۔

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض گھرانے اپنے گھروں میں صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں لیکن ان کے جمعدار یا صفائی کرنیوالے ان کے گھروں سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر باہر دیواروں کے ساتھ یا ملحقہ خالی پلاٹس میں پھینک دیتے ہیں۔ اس طرح ماحول کو گندا کیا جاتا ہے اور گھروں کی صفائی پھر کوئی اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ ان کے گھروں کے ساتھ مکھی کی افزائش کا اڈہ قائم ہو چکا ہوتا ہے اس لئے اپنے اپنے گھر میں کام کرنیوالے جمعدار کو واضح ہدایت کریں اور ان کی مستقل نگرانی بھی فرمائیں کہ وہ کوڑا کرکٹ اور گند کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ فلتھ ڈپوز میں ہی ڈالیں اور ادھر ادھر نہ پھینکیں اس طرح آپ کا گھر بھی صاف رہے گا۔ اگر گھر کے نزدیک کسی جگہ فلتھ ڈپو نہ ہو تو آبادی سے ہٹ کر کوئی جگہ تلاش کریں جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جا سکے اس ضمن میں محلے کے معززین (صدر محلہ وغیرہ) سے مشورہ کر کے جگہ کا تعین کریں۔

مچھر سے بچاؤ

اس کے بارہ میں بنیادی اصول یہ ہے کہ

NO WATER
NO MOSQUITOE

یعنی پانی جمع نہیں ہوگا تو مچھر نہیں ہوگا اگر آپ کے گھر کے اندر یا گھر کے باہر پانی جمع ہوگا تو اس میں مچھر پیدا ہوگا۔ آپ اس امر کا خیال رکھیں کہ پانی جمع نہ ہو اور اگر وہاں پانی جمع ہو تو اس کو نکال دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کے سامنے اینٹوں سے پختہ نالیاں بنا رکھی ہیں۔ اس طرح صفائی بھی ہوتی رہتی ہے۔ اور مچھر وغیرہ سے نجات بھی مل جاتی ہے۔ جن گھروں کے باہر کچی نالیاں ہیں ان کے گھروں کے پاس صفائی بھی نہیں رہتی اور گندے پانی میں مچھر پرورش پا رہا ہوتا ہے لہذا اس امر کی بھی کوشش کریں کہ بلدیہ اور باہمی تعاون سے اپنے اپنے گھروں کے باہر پختہ نالیاں بنوائیں اور اس گندگی سے بھی نجات حاصل کریں بازار سے کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ان دوکانوں کو ترجیح دیں جو کھانے پینے کی اشیاء کو مکھیوں اور گرد وغیرہ سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنی دوکانوں کو جالیاں وغیرہ لگا کر محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اس طرح ایک تو صفائی کا اور آپ کی صحت کا خیال رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ دوسرے آپ صاف ستھری اشیاء خرید سکیں گے۔

مندرجہ بالا بنیادی اصولوں کی پابندی کر کے آپ بہت حد تک مکھی اور مچھر کے نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مکھی اور مچھر کو مارنے والی مختلف ادویات بازار سے ملتی ہیں ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ مچھر دن کی روشنی میں گھروں کے کونوں، اندھیرے اور سایہ دار جگہوں میں چھپ کر پناہ لیتا ہے اور شام پانچ بجے سورج غروب ہونے سے قبل ایسی جگہوں پر سپرے مچھروں کو ختم کرنے کے لیے ازحد مؤثر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ مندرجہ بالا گزارشات پر عمل کر کے انسانی صحت کی حفاظت کی اہم ذمہ داری ادا کرنے والے ہوں گے اور اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں گے۔

(جاری کردہ
مکھی اور مچھر مار مہم کمیٹی۔ ربوہ)

درخواست دعا

● میرا بھائی محمد منشاء اور بعض دوسرے عزیزان ایک ناگہانی مشکل میں گرفتار ہونے کی وجہ سے آجکل بہت پریشان ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ابتلاء اور تکلیف کا یہ دور ختم کرے اور تمام مشکلات سے رہائی عطا کرے۔ آمین

(محمد یونس۔ کوٹ شیرا ضلع گوجرانوالہ)

● خاکسار کے بیٹے عزیزم بشارت احمد منتظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ کی دائیں ٹانگ چوٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی جس کا فضل عمر ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر میاں مبشر احمد صاحب سرجن (ماہر امراض ہڈی) نے نہایت کامیاب اپریشن کے ذریعے ٹانگ کو قدرتی حالت میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے درست کر دیا۔ الحمد للہ

احباب سے عزیزم کی مکمل صحت یابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(ماسٹر عبدالمجید محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ)

● مکرم قریشی عبدالوحید صاحب کا ۲۵ مئی بروز بدھ فیصل آباد میں گردے کا اپریشن ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپریشن کے بعد کی مشکلات کو جلد دور فرمائے۔ آمین۔ (بیگم قریشی عبدالوحید گولبازار ربوہ)

● میرے داماد مشتاق احمد خالد جو ان دنوں ہالینڈ کے ہسپتال میں بیمار ہیں۔ ان کو ران کے اپریشن کے بعد دوبارہ شدید دل کا حملہ ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے اور ہر طرح اپنی عافیت میں رکھے۔ آمین۔ (چوہدری غلام حیدر پنشنر حال دارالضیافت ۴/۲۴ دارالبرکات ربوہ)

● خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب کرام سے جلد تکالیف اور پریشانیوں کے مکمل ازالے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نواز گورایہ۔ گوجرانوالہ)

زیورات پیش کرنیوالی بہنیں متوجہ ہوں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بعض خواتین نے "بمد بیوت الحمد" اپنے کچھ طلائی زیورات پیش کئے تھے مگر اپنے ایڈریس دفتر ہذا میں نہیں لکھوائے تھے۔

ایسی تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ جات اور زیورات کی تفصیل سے دفتر کو مطلع فرما دیں تاکہ ان کے زیورات سے جو رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی رسیدات انہیں بھجوائی جا سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمراء اضلاع و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض قرآن مجید میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کیا جائے اور توحید کے پرچم کو ساری دنیا پر لہرایا جائے اور یہ کام بہت محنت چاہتا ہے۔ کیونکہ کسی ایک شہر، ایک ضلع یا ایک ملک کا سوال نہیں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کا سوال ہے اور یہ کام اس وقت تک سرانجام نہیں پا سکتا جب تک جماعت احمدیہ کے پاس ہر زمانے میں ہزاروں مبلغین کی جماعت نہ ہوگی اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ چنانچہ اب تک جو تبلیغ کا کام ہو رہا ہے وہ اسی ادارہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں جو تبلیغ جیسے اہم فریضہ کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی کے گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو نہ ہوں تو بہتر ہے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعتیں ہم سے آدمی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ میں حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ مبلغ کہاں سے بھیجیں گے..... مبلغ لڑکوں سے ہی تیار ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو مبلغ بن سکتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزاروں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مبلغ کم ہیں۔ ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ میں نے مٹی یا آٹے کے بُت بنا کر تو نہیں بھیجنے جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے..... اس وقت تک دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔"

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں نیز یہ کہ جماعت کے ایسے ذہین ہونہار دیں کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں تو بہتر ہے۔

نیز درخواست ہے کہ آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اس سے ازراہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ .... برکت عطا فرمائے۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۸۳ء تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو پہنچ جانی چاہئیں تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں بھجوا دیں اور میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجۂ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ ہمارے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے اپنے دین کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء ہے۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی برائے لجنات

عنوان:۔ اسلام کا نظامِ عدل

شرائط:۔

۱۔ مقالہ کے الفاظ ۶۰۰۰ ہوں

۲۔ خوشخط اور فل سکیپ کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔

۳۔ مقالہ کی تیاری کیلئے زیر مطالعہ رکھی جانیوالی کتب کی فہرست درج ہو

۴۔ حوالوں کا مکمل اندراج ہو۔

۵۔ مضمون کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مضمون کو ترتیب دیا گیا ہو۔

۶۔ صاف ستھرے انداز سے اور مکمل شرائط کے ساتھ مقالہ پیش کیا جائے ورنہ بغیر پڑھے واپس کر دیا جائے گا۔

۷۔ مقالہ دفتر میں وصول کئے جانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۸۳ء ہے۔ اس کے بعد کوئی مقالہ وصول نہیں کیا جائے گا

نوٹ:۔ صدر صاحبات اس بات کو نوٹ فرمالیں کہ مقالہ پر صدر کی تصدیق ہو کہ مقالہ لکھنے والی نے مقالہ خود لکھا ہے۔ ۹۰ نمبر مقالہ کے اور ۱۰ نمبر انٹرویو کے ہوں گے جو سالانہ اجتماع لجنہ کے موقع پر لیا جائے گا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سہ ماہی سوم میں ۳ جون بروز جمعہ مثالی وقارِ عمل کا پروگرام بنایا گیا ہے اس سلسلہ میں قبل از وقت جگہ کا تعین اور ضروری سامان کی فراہمی اور تمام اطفال کو اطلاع وغیرہ تمام امور سرانجام دیں کوشش کر کے تمام اطفال کو اس وقارِ عمل میں شامل کریں اور مندرجہ ذیل امور کے مطابق رپورٹ تیار کر کے مرکز کو ارسال کریں

۱۔ کل تعداد اطفال ۲۔ کتنے اطفال وقارِ عمل میں شامل ہوئے ۳۔ کل کتنا وقت صرف ہوا ۴۔ کیا کام ہوا۔

نوٹ:۔ الگ کاغذ پر تیار کر کے ۱۰ جون تک مرکز پہنچ جانی چاہیئے۔

(سیکرٹری وقارِ عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم واصف احمد احسن نے اس سال سرگودھا بورڈ آف ایجوکیشن کے مڈل کے امتحان میں ۱۷ نمبر حاصل کر کے اپنے پورے سنٹر گوجرہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔

اسی طرح ایک اور احمدی بچے عزیز میز احمد ابن چوہدری خلیل احمد صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج گوجرہ نے ۶۶۵ نمبر حاصل کئے ہیں احباب کرام ان دونوں ہونہار بچوں کی صحت و روشن مستقبل کے لئے دعا کریں۔

(احسن اسمٰعیل صدیقی چراغ منزل مہدی محلہ گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

● خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم ڈاکٹر بلال احمد عطاء ابن مکرم غلام احمد صاحب عطاء مرحوم ہاؤس سرجن لاہور جنرل ہسپتال کا نکاح عزیزہ بشارت صاحبہ بنت مکرم میاں بشارت احمد صاحب مرحوم سے مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مؤرخہ ۲۸ اپریل کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا ڈاکٹر بلال احمد حکیم غلام محمد صاحب مرحوم اور استانی میمونہ صوفیہ مرحومہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ فائزہ بشارت صاحبہ مکرم محمد سعید سعدی صاحب مرحوم کی پوتی اور میاں چراغ دین صاحب مرحوم رئیس لاہور کی پڑپوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے لاہور کے قیام کے دوران کئی بار میاں چراغ دین صاحب کے مکان "مبارک منزل" دہلی گیٹ میں رہائش اختیار فرمایا کرتے تھے۔

تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(کیپٹن ڈاکٹر خالد احمد عطاء ایم بی بی ایس۔ ابن مکرم غلام احمد صاحب عطاء (مرحوم) ۵/۴۲ دارالرحمت شرقی الف۔ ربوہ)

۱۲ فروری ۸۳ء کو میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم مرزا مظفر احمد ایم اے ایل ایل بی سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد (سندھ) کی تقریب شادی عمل میں آئی، ۲۴ فروری ۸۳ء کو ہماری رہائش گاہ پر اس کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی جماعت احمدیہ کے احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت معززین نے شرکت فرمائی۔

عزیزم مرزا مظفر احمد کے نکاح ہمراہ عزیزہ نعمت سلطانہ بنت مرزا بشیر احمد بیگ صاحب کراچی کا اعلان بعوض مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ مہر مکرم صباح الدین صاحب مربی سلسلہ نے کراچی میں ۳۰ اپریل ۸۲ء کو کیا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ۱۰۱/۱۱ گارڈن کالونی حیدرآباد سندھ)

میرے بھتیجے عزیزم عبداللہ جاوید ابن کفایت اللہ صاحب مرحوم اور بھتیجی شہناز بیگم بنت کفایت اللہ صاحب مرحوم کے نکاح مسجد نور راولپنڈی میں محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ ۲۹/۴ بروز جمعہ پڑھے۔ عزیزم عبداللہ جاوید کا نکاح محترم نذیر الحق صاحب کی بیٹی ظل سبحا اور عزیزہ شہناز بیگم کا نکاح محترم نذیر الحق صاحب کے بیٹے شہریار فروق کے ساتھ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ احباب جماعت ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کی دعا کریں۔

(مسعودہ قریشی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حافظ آباد ۱۱۶۶/اے چوک فاروق اعظم حافظ آباد)

ولادت

۱۸ فروری ۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم محمد ارشد جنجوعہ کو ایک بیٹی کے بعد پہلا لڑکا عطا کیا ہے نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محمد احسان تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم ملتان کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کا نواسہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خدیجہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم شمس آباد۔ ملتان شہر)

درخواست ہائے دعا

● میرے تایا جان صوبیدار حبیب الرحمان صاحب اہرانوی آج کل لعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں پہلے سے کافی افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے آمین۔

(رانا سلطان احمد ملٹری پولیس مری ضلع راولپنڈی)

● میرے بڑے بھائی مکرم نصیر احمد صاحب کھوکھر ٹاؤن لاہور ۲۰۔۲۵ یوم سے لعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں کچھ پریشانیاں بھی لاحق ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے

(منیر احمد ابن مستری احمد دین گلی ۸ کھوکھر ٹاؤن لاہور)

● میرے بڑے بھائی مکرم شیخ عبدالقادر صاحب خادم صدر جماعت احمدیہ حلقہ کریم نگر فیصل آباد جو حضرت شیخ سکندر علی صاحب آف جھنگ صدر کے بڑے بیٹے ہیں آج کل بائیں بازو میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں رات کو بڑی بے چینی ہوتی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت سے نوازے آمین۔

(عبدالغفور سنگ تراش و جالی فروش کوٹ روڈ جھنگ صدر)

● خاکسار کا بیٹا عزیزم وسیم احمد کافی عرصہ سے بعارضہ عدم ذہنی توازن بیمار ہے اس کی کامل اور عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد بشیر بھٹی چک ۹۶ ہریج ضلع فیصل آباد)

● خاکسار کے چار بھائیوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رانا رفیق احمد عقب جنرل ہسپتال۔ لاہور سٹی)

● میری بھتیجی عزیزہ ہبۃ الجمیل بنت مکرم اعزاز رسول صاحب اور بھائی عزیز ظفر اللہ ابن مکرم زبیر خلیل صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناظرہ ممتاز ۲۱ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

● خاکسار پانچ سال سے بلڈ پریشر کے عارضہ میں مبتلا ہے چند روز سے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید مسند علی شاہ قائد آباد ضلع خوشاب)

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں
مکرم شوکت منہاس ۱۷ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی ۲۷ سے حاصل کی جاسکتی ہیں

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: ۷۴۶۰۹

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پٹرول کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
فون ۴۱۰۶۱۷
۵۳ فیروز پور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

جدید فیشن کے مطابق
● سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
● چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
۶۳۸۵۱، ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیڈا میں ٹیلی ویژن پر جماعتِ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت

اسی ہزار افراد تک دینِ اسلام کا پیغام پہنچا دیا گیا۔ پروگرام تین بار نشر کیا گیا

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی دنیا کے ابلاغ عامہ کے ذرائع اب اسلام کے عقائد اور اس کی تعلیم کے بارہ میں تشہیر کر رہے ہیں۔ ایک وقت تھا عیسائیت نے اسلام کے بارہ میں ان کے قلوب و اذہان کو مسموم کیا۔ اب بموجب وعدہ الٰہی وقت آ رہا ہے۔ سچائی کا آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

"اب ، وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا.... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا..... وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔" (اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

اس سے پہلے بھی کینیڈا اور امریکہ کے ٹی وی نے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں ہمارے مشنری انچارج اور نمائندگان تعارف پیش کرتے رہے ہیں۔ اب عزیز الرحمٰن صاحب نے برانٹ فورڈ سے مشنری انچارج مکرم منیر الدین صاحب شمس کی دستاویز سے اطلاع بھجوائی ہے کہ ۸ مارچ کو برانٹ فورڈ کی کیبل کاسٹ ۱۰ کے آفس میں محترم منیر الدین صاحب کی تقریر ISLAM ITS UNIVERSAL OD اسلام کا رب العالمین خدا کے موضوع پر ریکارڈ کی گئی۔

محترم منیر الدین صاحب شمس نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی آیت پیش کر کے بتلایا کہ اسلام کا خدا ساری دنیا کا خدا ہے۔ ورب المشرق والمغرب لا الٰہ الا ھو فاتخذہ وکیلا آپ نے دوران تقریر بلند آواز سے کہا۔ "دنیا اب اسلام کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس کے بغیر اس کا کوئی چارہ بھی نہیں" آپ نے اپنی تقریر میں مختلف انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد بتلایا یہ سب خدا کے فرستادہ تھے اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں بھجوایا۔ اس ضمن میں آپ کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الرابع کی تصاویر سکرین پر دکھائی گئیں۔

۲۲ مارچ، ۲۳ مارچ اور ۲۴ مارچ کو چھ بجے شام اور ساڑھے نو بجے شام یہ پروگرام ٹی وی پر دکھایا گیا۔ یہ پروگرام اسی ہزار لوگوں تک پہنچا۔ اس تقریر کا فوری ردعمل تو یہ ہوا کہ پروگرام ڈائرکٹر MR. KENNETH LEFEBURE نے اسلام کے بارہ میں سوالات کی بوچھاڑ کر دی جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ پولینڈ کے ایک دوست جن کے ہوٹل میں گذشتہ سال محترم منیر الدین صاحب شمس امیر نے قرآن کریم کی بیس کاپیاں رکھوائی تھیں انہوں نے جب ٹی وی پر یہ پروگرام دیکھا تو اس نے ہمارے ایک دوست سے کہا۔ اس وقت میں سمجھتا تھا آپ کی جماعت کوئی خاص موومنٹ نہیں بلکہ دوسری جماعتوں کی طرح ہے۔ اب مجھے یقین ہوا ہے آپ کی تحریک ایک منظم تحریک ہے۔ اس تقریر میں مبلغ انچارج صاحب نے مسجد بشارت کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ آج میں ان سخت الفاظ کے لئے جو میں نے کہے تھے معذرت خواہ ہوں۔

فون پر احباب اب ہمارے مشن سے رابطہ قائم کر کے اسلام کے بارہ میں مختلف قسم کے سوالات کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مغرب کو جلد اسلام کے نور سے منور فرمائے۔ آمین یا رب العلمین۔

(مرسلہ:۔ وکالت تبشیر ربوہ)

بقیہ:۔ جلسہ یوم خلافت

انڈونیشیا سے لیکر یورپ امریکہ اور افریقہ تک کے ممالک گواہ ہیں کہ اس آخری زمانہ میں خلافت احمدیہ ہی دراصل خلافت راشدہ ہے۔ انہوں نے شدھی کی تحریک میں جماعت احمدیہ کی کامیابی سپین میں مسجد بشارت کا قیام، افریقہ میں اسلام کی اشاعت کو خلافت کی اہمیت و ضرورت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اور بتایا کہ مسلمانوں کا سنجیدہ و فہمیدہ طبقہ آج بھی خلافت کا قیام چاہتا ہے

اس کے بعد محترم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب نے برکاتِ خلافت کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ رسول کا ظل ہوتا ہے اور اس کے وجود کا مقصد رسولوں کے وجود کو ظلی طور پر قیامت تک قائم رکھنا ہوتا ہے اس طرح سے نبوت و رسالت کی برکات کو دوام دینے کے لیے خلافت ضروری ہے۔ اس لیے اسلامی طرز حیات کے قیام اور اس کی شان و شوکت کو باقی رکھنے کے لیے خلیفہ کا وجود ناگزیر ہے انہوں نے خلافت کی برکات بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قائم ہونے والی خلافتِ راشدہ میں حاصل ہونے والی عظیم کامیابیوں کا ذکر کیا۔ جماعت احمدیہ میں خلافت کے بابرکت نظام کی برکات بیان کرتے ہوئے انہوں نے جماعت کی بے مثل تنظیم کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ کسی اور فرقہ میں ایسی زبردست تنظیم موجود نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے خلافت کی ایک اور اہم برکت خوف کے بعد امن کی حالت کے قائم ہونے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ۱۹۳۴ء، ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کے پرآشوب ایام کا ذکر کر کے ان میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر کیا انہوں نے بتایا کہ ہر دورِ ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے انعامات سے نوازا ۱۹۳۴ء کے بعد تحریک جدید کا قیام ۱۹۵۳ء کے بعد وقفِ جدید کا قیام اور ۱۹۷۴ء کے بعد انہوں نے بتایا کہ صرف ایک علاقہ میں ۵ ہزار نئے احمدی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیے دیگر علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے جو بے شمار افضال و انعامات ہوئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔

محترم صوفی اسحاق صاحب کے بعد ایک طفل نے حضرت مصلح موعود کی نظم

ہے دستِ قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

ترنم سے سنائی۔ جس کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے کراملت خلافت کے موضوع پر اپنی نظم تحت اللفظ میں سنائی۔

صدر محترم کا خطاب

آخر میں جلسہ کے صدر محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ انہوں نے احباب کو وقت کی پابندی کرنے اور وقت مقررہ پر جلسوں میں تشریف لانے کی تلقین کی اور کہا کہ خلیفۂ وقت اور خلافت سے ہماری محبت اور عشق اس کی متقاضی ہے کہ ہم خلافت کی بھرپور اطاعت کریں اور اس کے لیے اعمالِ صالحہ بجا لائیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ جو تحریک امام وقت کرے اس پر بھرپور انداز میں عمل کریں اس ضمن میں محترم محمود احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو تحاریک نماز باجماعت کا قیام اور ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننے کی طرف بطور خاص توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ نماز کا حکم تاکیدی حکم ہے۔ اہل و عیال اور تمام دوسرے لوگوں کو نماز باجماعت کی تلقین کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ داعی الی اللہ بننے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ دنیا کی نجات کے لیے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے دنیا کو اللہ کی طرف بلانا ازبس ضروری ہے۔

قریباً ساڑھے دس بجے اس بابرکت محفل کا اختتام دعا پر ہوا۔

دعائے مغفرت

میری پیاری امی جی محترمہ حاکم بی بی صاحبہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۸۳ء رات دس بجکر پچاس منٹ پر بعمر ۷۰ سال بقضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگلے روز نماز مغرب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جنازہ کے ساتھ کثیر التعداد احباب بہشتی مقبرہ گئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

مرحومہ کی ساری زندگی بچوں، بچیوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھانے میں گزری آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک جا پہنچی ہے۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹوں ۴ بیٹیوں کے علاوہ ۶۱ پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں اور پڑنواسے سوگوار چھوڑے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ امی جی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سوگواران کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔

(لئیق احمد عابد (واقفِ زندگی) ابن مولوی بدر الدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

اعلانِ تبدیلیٔ نام

میں نے اپنا نام "سکینہ پروین" سے تبدیل کر کے "صالحہ محمود" رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(صالحہ محمود زوجہ چوہدری محمود احمد منیر صدر انجمن کوارٹر نمبر ۴۵ ـ ربوہ)